آئل اینڈ گیس ڈویلپمنٹ کمپنی لمیٹڈ

نصف سالہ (جولائی 2015 تا دسمبر 2015) کے مالی نتائج کے حوالے سے طلب کانفرنس:

پریزنٹرز: زاہد میر (مینجنگ ڈائریکٹر/ سی ای او)

ارتضٰی علی قریشی (چیف فنانشل آفیسر)

اسد احمد اسد (ایگزیکٹو ڈائریکٹر، پروڈکشن)

ڈاکٹر محمد سعید خان جدون (ایگزیکٹو ڈائریکٹر، ایکسپلوریشن)

تاریخ: بروز منگل بتاریخ 16 فروری 2016

وقت: شام 5:00 بجے (پاکستانی معیاری وقت)

زاہد میر: او جی ڈی سی ایل کے نصف سالہ 2016 کے مالی نتائج کی کانفرنس میں آپ سب کو خوش آمدید۔ میرا نام زاہد میر ہے اور میں او جی ڈی سی ایل کا مینجنگ ڈائریکٹر/ سی ای او ہوں۔ پریزنٹیشن سے قبل میں اپنی ٹیم کو متعارف کرواتا چلوں۔ میرے ساتھ یہاں چیف فنانشل آفیسر، ارتضٰی علی قریشی، ایگزیکٹو ڈائریکٹر (پروڈکشن) اسد احمد اسد، اور چیف ڈائریکٹر (ایکسپلوریشن) محمد سعید خان جدون موجود ہیں جو آج او جی ڈی سی ایل ٹیم کو حصہ ہوتے ہوئے پریزنٹیشن دیں گے۔

زاہد میر: خواتین و حضرات السلام وعلیکم۔ او جی ڈی سی ایل کانفرنس ہال آمد پر آپ سب کو خوش آمدید۔ یہ کانفرنس او جی ڈی سی ایل کے نصف سالہ مالی نتائج (برائے مالی سال 2016) کے اعلان کی خاطر منعقد کی گئی ہے۔ یہ پریزنٹیشن کمپنی کے مجموعی جائزے، آپریشنل اور مالی کارکردگی کی جھلکیوں اور آخر میں اختتامی کلمات پر مشتمل ہوگی۔ مجھے معلوم ہے کہ ہماری انوسٹر ریلیشن ٹیم آپ حضرات کو پہلے ہی پریزنٹیشن فراہم کر چکی ہے لہذا میں مذکورہ پریزنٹیشن کے صفحہ دوئم سے اپنی بات کا آغاز کرتا ہوں۔ اس سے قبل کہ میں اگلی سلائیڈ کی طرف جاؤں میں آپ سے کہوں گا کہ آپ ہمارے لیگل ڈسکلیم کو پہلے ملاحظہ کر لیں۔

خواتین و حضرات او جی ڈی سی ایل پاکستان کا صف اول کا ادارہ ہے۔ او جی ڈی سی ایل کو 31 فیصد کے ساتھ ملکی دریافت میں ایک بڑا حصہ رکھنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ 30 جون 2015 تک تیل کے مجموعی ملکی ذخائر میں سے 59 فیصد جبکہ گیس کے ذخائر میں 36 فیصد حصہ او جی ڈی سی ایل کا ہے۔ ذخائر پر نظر دوڑائی جائے تو دسمبر 2015 تک ہمارے بقیہ 2p ذخائر MMBOE 985 کا حدف عبور کئے ہوئے ہیں۔ پیداواری میدان میں بھی او جی ڈی سی ایل فی الحال ملکی پیداوار کا 28 فیصد حصہ گیس کے میدان میں جبکہ 48 فیصد حصہ تیل کے میدان میں فراہم کیے ہوئے ہے۔ او جی ڈی سی ایل 101 ڈویلپمنٹ اینڈ پروڈکشن لیزز (D&PLs) کے پورٹ فولیو کا حامل ہے جن میں سے 69 کی ملکیت کا اعزاز کلی طور پر او جی ڈی سی ایل کو جو جائنٹ وینچر کے طور پر چلائے جا رہے ہیں جبکہ ان میں سے 32 نان آپریٹڈ JVs ہیں۔ تلاش کے میدان میں جائنٹ وینچر کے معاہدات کے تحت ہم غیر ملکی اور مقامی ای اینڈ پی کمپنیوں کے نان

آپریٹر شراکت کار بھی ہیں۔او جی ڈی سی ایل ملک کے چاروں صوبوں میں کام کر رہی ہے۔

جولائی 2015 سے دسمبر 2015 تک کے مالی سال کے دوران او جی ڈی سی ایل کی خام تیل کی یومیہ پیداوار 40,028 بیرل جبکہ گیس کی پیداوار 1,116 ملین مکعب فٹ یومیہ رہی۔اس دوران ہم نے 8 کنویں جن میں دو تلاش کے کنویں اور چھ پیداواری کنویں کھودے یہی نہیں بلکہ اسی دوران او جی ڈی سی ایل نے تیل و گیس کے میدان میں بھی دو مزید دریافتیں کیں۔ چلتے ہیں اگلی سلائیڈ پر جہاں آپ پاکستان کا نقشہ دیکھیں گے جو پاکستان کے ہر شعبے میں او جی ڈی سی ایل کی واضح برتری کو نمایاں کر رہا ہے۔او جی ڈی سی ایل کا پورٹ فولیو ایکسپلوریٹری اثاثہ جات پر مشتمل ہے جو مستحکم قلیل مدتی ،وسط مدتی اور طویل المدتی مواقع فراہم کر رہا ہے۔کمپنی کے یہ اثاثہ جات فی الحال 61 ملکیتی و آپریٹڈ ایکسپلوریشن لائسنسز کے علاوہ دیگر پروڈکشن کمپنیوں کی جانب سے آپریٹ کئے جانے والے 6 ایکسپلوریٹری بلاکس پر مشتمل ہے۔او جی ڈی سی ایل پاکستان میں 112000 مربع کلومیٹر پر محیط ایکسپلوریشن کا حامل ادارہ ہے جو پاکستان میں کسی بھی ای اینڈ پی میں سب سے زائد ایکسپلوریشن ہے۔

اب مزید آگے چلتے ہوئے میں اپنے چیف فنانشل آفیسر ارتضی قریشی سے کہوں گا کہ وہ کمپنی کی مالی کارکردگی کے حوالے سے آپ کو بریفنگ دیں۔

ارتضی علی قریشی: خواتین و حضرات میں ہوں ارتضی قریشی اور میں او جی ڈی سی ایل میں بطور چیف فنانشل آفیسر تعینات ہوں۔سلائیڈ نمبر پانچ پر جاتے ہیں جو خام تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں مسلسل کمی کو ظاہر کرتی ہے جس کا اثر او جی ڈی سی ایل کی مالی کارکردگی پر بھی اثر پڑا اور یہی رجحان ملک بھر کی ای اینڈ پی صنعت میں دیکھنے کو ملا۔یہ صورتحال جولائی 2015 سے دسمبر 2015 کے دورانیے کے دوران خام تیل کی قیمت کی غماضی کرتی ہے جو گزشتہ سال کے اسی دورانیے کے مقابلے میں 91.86 امریکی ڈالر فی بیرل سے گر کر 47.73 بیرل رہی۔اسی طرح اسی پیریڈ کے دوران خام تیل اور گیس کی قیمتیں 43.09 امریکی ڈالر فی بیرل اور 255.47 مکعب فٹ رہیں جو گزشتہ سال اسی دوران 76.57 ڈالر فی بیرل اور 276.69 فی مکعب فٹ تھیں۔تیل و گیس کی پیداوار میں کمی نے کمپنی کی سیل کو بھی متاثر کیا جسے جزوی طور پر 101.94 بلین ڈالر سے 104.19 ڈالر مجموعی ایکسچینج ریٹ اضافے کیساتھ پورا کیا گیا جو سیلز ریونیو 86.186 بلین اور ای پی ایس مبلغ 7.95 روپے میں اضافے کا باعث بنا۔آپریٹنگ منافع اور خام منافع کا حدف 45 فیصد اور 40 فیصد رہا۔اس کے علاوہ کمپنی نے آج مبلغ 1.20 روپے فی شیئر کے دوسرے عبوری نقد منافع کی منظوری دی ہے۔

اب میں پریزنٹیشن او جی ڈی سی ایل کے ہیڈ آف ایکسپلوریشن ڈاکٹر محمد سعید خان جدون کے حوالے کرتا ہوں جو آپ کو پریزنٹیشن کے اگلی سلائیڈ کے حوالے سے بریف کریں گے۔

ڈاکٹر محمد سعید خان جدون: میں ہوں ڈاکٹر سعید خان جدون اور میں آپ کو سلائیڈ چھ کے حوالے سے بریف کروں گا۔30 جون 2015 تک کمپنی 112,601 مربع کلومیٹر رقبے کے ساتھ ملک کی سب سے بڑی ایکسپلوریشن کی حامل ہے۔اس میں اکسٹھ ملکیتی اور جائنٹ وینچر آپریٹڈ ایکسپلوریشن لائسنس بھی شامل ہیں۔اس کے علاوہ او جی ڈی سی ایل چھ بلاکس میں جو دیگر ای اینڈ پی کمپنیوں کی جانب

سے چلائے جارہے ہیں میں بھی ملکیت رکھتی ہے۔30 جون 2015 تک او جی ڈی سی ایل آٹھ کنویں بشمول دوتلاش و جائزہ کے کنویں جن کے نام باچانی ویل 1 اور بٹریزم ویسٹ 1 کھودچکی ہے اس کے علاوہ چھ ڈویلپمنٹ ویل جن کے نام قادر پور 55، قادر پور ایچ آر ایل 9، بزدار نارتھ 2، پیرکوہ 54، کنہار 10 اور 11 بھی شامل ہیں۔مزید یہ کہ گزشتہ مالی سال کے دوراں کھودے جانے والے چار کنوؤں کی ڈرلنگ اور ٹیسٹنگ بھی اسی دوران پایہ تکمیل کوپہنچ چکی ہے۔

او جی ڈی سی ایل کی ہائیڈروکاربن کے اثاثہ جات کی تلاش کیلئے کی جانے والی کاوشیں ڈسٹرکٹ چکوال پنجاب میں چک نورنگ ساؤتھ 1 اور سندھ میں ڈسٹرکٹ خیر پور میں ارادین 1 کے نام سے منسوب تیل و گیس کی نئی دریافت کا باعث بنی۔بعدازاں جنوری اور فروری 2016 میں کمپنی نے صوبہ سندھ کے ضلع سکھر میں تھل ایسٹ 1 میں اور صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع کرک میں نشپہ x-5 میں دومزید دریافتیں کیں۔اس مدت کے دوران او جی ڈی سی ایل کی تلاش وجستجو کی ان کوششوں میں مزید تیزی آتی رہی۔ جولائی تا دسمبر 2015 کے دوران کمپنی اپنے مختلف ایکسپلوریٹری بلاکس میں 2D کا 2816 لائنز کلومیٹرز کا اور 3D کا 1545 مربع کلومیٹرز کا ڈیٹا حاصل کیا۔مختلف بلاکس میں 2D کا 4892 لائنز کلومیٹر کا ڈیٹا ان ہاؤس ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے حاصل کیا گیا۔

مزید جاری رکھنے کیلئے میں اب پریزنٹیشن ایگزیکٹو ڈائریکٹر پروڈکشن اسد احمد اسد کے حوالے کرتا ہوں جو آپ کو اگلی سلائیڈ پر لے جائیں گے۔

اسد احمد اسد: میری طرف سے سب کو السلام وعلیکم۔ میں ہوں اسد، ایگزیکٹوڈائریکٹر پروڈکشن او جی ڈی سی ایل۔ آیئے سلائیڈ سات کی جانب بڑھتے ہیں۔ پاکستان میں ای اینڈ پی شعبے کا پرچم بردار ہوتے ہوئے او جی ڈی سی ایل پاکستان کی توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے میں اپنا کلیدی کردار ادا کئے ہوئے ہے۔اس سلسلے میں کمپنی کا جولائی 2015 تا دسمبر 2015 کے دوران مجموعی ملکی قدرتی تیل و گیس کی پیداوار میں 48 فیصد اور 28 فیصد کا حصہ رہا۔اسی دوران کمپنی کی خام تیل کی پیداوار 40,028 بی پی ڈی، مجموعی خام گیس کی پیداوار 1,116 MMcfd، مجموعی ایل پی جی کی پیداوار 312 mtpd اور مجموعی طور پر سلفر کی پیداوار 28 Mtpd رہی۔

حفاظتی مینٹی ننس پلان کے تحت او جی ڈی سی ایل نے بوبی، قادر پور، کنہار، کنہار پسا کی ڈیپ، دکنی، چندا، اُچ اور سنجورو فیلڈ میں پلانٹس نصب کئے۔مزید یہ کہ سلیمان 2، چک 2-2، قادر پور ایچ آر ایل 9، اور تھل ایسٹ 1 سے حاصل ہونے والی پیداوار کی ٹیسٹنگ مکمل کی جاچکی ہے۔کنہار پشا کی ڈیپ میں 24 جبکہ اچ II پراجیکٹ میں پندرہ کنوؤں کی کمشننگ کیتھوڈک سسٹم کے تحت پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ جہاں تک ایل پی جی کی پیداوار کا تعلق ہے تو کمپنی نے اس سلسلے میں سنجورو اور جاکھرو فیلڈ سے پیداوار کا آغاز کردیا ہے۔

سلائیڈ نمبر آٹھ پر چلتے ہیں جو ہمارے مختلف پیداواری پراجیکٹس کے بارے میں ہمیں جدید صورتحال سے آگاہ کرتی ہے۔او جی ڈی سی ایل اس سلسلے میں اپنے جاری منصوبہ جات کی تکمیل کیلئے کوشاں ہے جو تکمیل کے مختلف مدارج میں ہیں۔ان منصوبہ جات میں کنہار پشا کی ڈیپ-ٹنڈو الله یار (KPD-TAY)، سنجورو، اُچ II، جھل مگسی اور نشپہ، میلہ شامل ہیں جن کی تکمیل سے مستقل قریب میں کمپنی کے خام تیل، گیس اور ایل پی جی کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔

اب میں ملتمس ہوں ارتضیٰ قریشی، سی ایف او سے کہ وہ اس پریزنٹیشن کو جاری رکھیں۔ شکریہ

ارتضیٰ علی قریشی: بہت شکریہ، چلتے ہیں سلائیڈ نمبر نو پر۔ یہ سلائیڈ گراف کی صورت میں ہماری فنانشل پرفارمنس کو نمایاں کرتی ہے۔ جہاں خام تیل کی بین الاقوامی قیمتیں گرنے سے نیٹ سیل 27 فیصد کم ہوئی ہے جبکہ کنوؤں اور جائنٹ وینچر کے اخراجات بڑھنے کی وجہ سے آپریٹنگ اخراجات میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ خشک اور متروکہ کنوؤں کی وجہ سے تلاش اور متوقع اخراجات 25 فیصد تک کم ہوئے ہیں جو گزشتہ سال کے مقابلے میں کم ہیں۔ خام تیل کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے بعد از ٹیکس منافع میں بھی 28 فیصد تک کمی واقع ہوئی ہے۔

سلائیڈ نمبر دس۔ یہ سلائیڈ کمپنی کی کارکردگی کے نمایاں اشاریوں کی عکاسی کرتی ہے۔ بنیادی طور پر بعد از ٹیکس منافع 34.2 بلین ہے جو گزشتہ سال اسی دوران 47.8 بلین تھا، جبکہ فی شیئر منافع 7.95 روپے ریکارڈ کیا گیا تھا جو کہ گزشتہ سال اسی عرصے کے دوران 11.12 روپے تھا۔ رواں مالی سال کے دوران مجموعی ڈیویڈنڈ مبلغ 2.70 روپے فی شیئر رہے۔

پریزنٹیشن کو انجام تک پہنچانے کیلئے میں اسے اپنے مینجنگ ڈائریکٹر/چیف ایگزیکٹو آفیسر کے سپرد کرتا ہوں۔

خواتین و حضرات سلام قبول ہو۔ میں آپ کو بتاتا چلوں کہ ہم اپنی تمام تر توجہ پیداواری حجم کو بڑھانے پر مرکوز کئے ہوئے ہیں، اور ہم اپنے موجودہ اثاثہ جات میں اضافے، مزید کنوؤں کی کھدائی، اپنی موجودہ فیلڈز میں زوال پذیری کو ختم کرتے ہوئے جلد از جلد نئے پراجیکٹ کی تکمیل سے اس منصوبے پر عمل پیرا ہیں۔ ہم اپنے زیر تکمیل خاص طور پر دو پراجیکٹس جن میں ایک کنہار، پسا کی ڈیپ ہے اور دوسرا نشپہ ڈویلپمنٹ پراجیکٹ ہے کی بروقت تکمیل کو یقینی بنانے کیلئے پرعزم ہیں۔ کنہار، پسا کی ڈیپ پراجیکٹ جو کہ اپریل 2016 کے اختتام تک آن لائن ہو جائے گا سے 4000 بیرل یومیہ تیل جبکہ 125 MMscf یومیہ گیس اور اس کے ساتھ ساتھ تقریباً 400 میٹرک ٹن یومیہ کے لگ بھگ ایل پی جی حاصل ہوگی۔ لہذا اس اضافی پیداوار کے ساتھ رواں مالی سال 16-2015 کے دوسرے ہاف میں ہماری کارکردگی بہتر ہو جائے گی۔ اسی طرح اس نصف ہاف کے دوران اگلا پراجیکٹ جو ہم نے حاصل کیا وہ نشپہ ڈویلپمنٹ پراجیکٹ ہے جس پر کنٹریکٹرز کام کر رہا ہے اور یہ پراجیکٹ تکمیل کے مراحل میں ہے۔ یہ پراجیکٹ 17 ماہ پر مشتمل ہے اور اس کی تکمیل پر تیل کی یومیہ پیداوار میں 1000 بیرل کا جبکہ گیس کی پیداوار میں یومیہ 10 سے 20 MMscf کا اضافہ ہوگا۔ یہی نہیں بلکہ اس کی تکمیل سے ایل پی جی میں بھی اضافہ ہوگا جو 350 میٹرک ٹن یومیہ حاصل ہوگی۔

خواتین و حضرات آپ کا بہت بہت شکریہ۔ ہماری آج کی پریزنٹیشن کا یہیں اختتام ہوتا ہے اور میں اس کانفرنس میں آمد پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہم اب آپریٹر سے ملتمس ہیں کہ وہ سوالات و جوابات کے سیشن کا آغاز کرے۔ اگر آپ کوئی سوال پوچھنا چاہیں تو پوچھ سکتے ہیں۔

آپریٹر: خواتین و حضرات آپ سب کا شکریہ۔ شرکاء میں سے اگر کوئی بھی اس وقت کوئی سوال پوچھنا چاہے تو براہ کرم وہ سٹار یا asterisk کے بٹن کو دبانے کے ساتھ ساتھ اپنے ٹیلی فون سے ایک کا ہندسہ پریس کرے۔ ہم پہلا سوال ہارڈنگ کی جانب سے Tunde Ojo سے لیتے ہیں۔

Tunde Ojo: شکریہ۔ میں جاننا چاہوں گا کہ کیا آپ گیس اور خام تیل کی سالہا سال کی گرتی پیداوار پر تھوڑی مزید روشنی ڈال سکیں گے؟

زاہد میر: جی ہاں، درحقیقت گزشتہ برس سے پیداواری حجم کم نہیں ہوا بلکہ بڑھا ہے تاہم گزشتہ برس کے مقابلے میں اس سال کے پہلے ہاف میں بعض قدرتی عوامل کی وجہ سے مجموعی طور پر ہماری پیداوار میں قدرے کمی واقع ہوئی ہے لیکن ہم نے تیل کی پیداوار میں کم وبیش 4700 بیرل یومیہ اضافے کو ممکن بنایا ہے۔ کمپنی نے نشپہ فیلڈ سے 2700 بیرل یومیہ تیل، کنر فیلڈ سے 1000 بیرل یومیہ جبکہ میلہ فیلڈ سے 1500 بیرل یومیہ تیل کی پیداوار کو یقینی بنایا۔ جنوری 2016 میں کمپنی نے اوسطاً خام تیل کی 43000 بیرل یومیہ پیداوار حاصل کی۔ ہماری خام تیل کی پیداوار میں قدرے کمی کی وجہ نشپہ اور مکوری پروسیسنگ پلانٹس پر اچانک پیدا ہونے والی خرابی تھی جسے بعدازاں ٹھیک کیا گیا اور اب یہ دونوں پلانٹس دوبارہ سے فعال ہو چکے ہیں۔ پس یہی یعنی کچھ قدرتی طور پر کمی اور کچھ ہمارے دو پلانٹس میں اچانک آنے والی خرابی ہی متوقع مارک اپ سے قدرے پیداوار کم رہنے کی وجوہات تھیں۔

جہاں تک گیس کا تعلق ہے تو پچھلے سال کے مقابلے میں اس سال گیس کی سیل اُچ پاور پلانٹ کی بندش کی وجہ سے قدرے کم رہی۔ تاہم اس سال کے دوسرے ہاف میں ہمیں طلب میں اضافہ متوقع ہے۔

Tunde Ojo: ٹھیک۔ بہت شکریہ۔ آپ نے جو کچھ کہا اس کے تناظر میں یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ جنوری تا فروری کے دوران تیل کی پیداوار 43000 بیرل یومیہ رہی جبکہ گیس سائیڈ کے حوالے سے آپ اس سال کے دوسرے ہاف میں کتنی پیداوار کی توقع کر رہے ہیں؟

زاہد میر: جی ہاں تیل کی متوقع پیداوار رواں سال کے دوران یہی ہے جبکہ سال کے دوسرے ہاف میں گیس کی اضافی پیداوار جس کی ہم توقع کر رہے ہیں وہ 125 MMscfd ہے جو کہ اپریل 2016 کے اختتام تک سسٹم میں آجائے گی جبکہ سال کے دوسرے ہاف میں ہم اس میں 60 MMscfd کا اضافہ دیکھ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کمپنی گیس کی پیداوار میں 15-20 MMscfd کا اضافہ بھی ممکن بنائے گی۔ لہٰذا المختصر اس سال کے اگلے ہاف میں ہم گیس کی پیداوار میں 60-70 MMsdfd کے اضافے کو عملی طور پر دیکھ رہے ہیں۔

Tunde Ojo: شکریہ اور میری طرف سے گیس کی قیمت کے حوالے سے ایک آخری سوال۔ مجھے گیس کی پیداوار میں سالہا سال کمی محسوس ہوتی رہی۔ کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ پٹرولیم پالیسی کے تحت 36 ڈالر کی حد کے ساتھ گیس کی قیمتیں تیل کی قیمتوں کے ساتھ جڑی ہیں؟ یا پھر ایسا زرتبادلہ کی وجہ سے ہے؟ بس اتنا ہی جاننا چاہوں گا کہ آخر کیوں گیس کی قیمتیں ہر گزرتے سال کے ساتھ کم ہوئیں۔

ارتضیٰ قریشی: بظاہر درست کہا آپ نے۔ او جی ڈی سی ایل گیس کی قیمتیں پرائسنگ پالیسی کے مختلف نظاموں کے ساتھ ترتیب دی جاتی ہیں جن میں سے ایک نظام سیلنگ 36$ خام تیل کی قیمت کا طریقہ کار ہے۔ جبکہ ہماری گیس کی بعض قیمتیں HSFO کے قیمت کے ساتھ جڑی ہیں جبکہ کچھ دیگر خام تیل کے قیمتوں سے مربوط ہیں۔

Tunde Ojo: آپ کا بہت بہت شکریہ۔

آپریٹر: ہم اب اگلا سوال فواد خان جن کا تعلق KASB سکیورٹیز سے ہے ان سے لیں گے۔ براہ کرم بولئے۔

فواد خان: السلام وعلیکم جناب۔ میرے پاس اضافی معاہدے کے سلسلے میں وضع کی جانے والی متبادل پالیسی سے متعلق ایک سوال ہے۔ میں صرف یہ کلیئر کرنا چاہتا ہوں کہ کیا تبادل کے یہ شرائط یا گیس کی زائد قیمت قابل لاگو ہوں گی اور حکومت گیس کی پیداوار میں اضافے کیلئے کب سے گیس کی قیمت میں اضافہ کررہی ہے؟

زاہد میر: ہم اپنے موجودہ ایکسپلوریشن لائسنسوں اور لیز کیلئے اضافی معاہدے پر دستخط کرچکے ہیں۔ لیکن یادرہے کہ ہم 2012 کی قیمتوں پر عمل پیرا ہیں اور اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اپنے اپنی موجودہ پیداوار کیلئے نئی قیمت حاصل کرسکیں گے۔ تبدیل ہونے والی یہ قیمت پہلے سے موجود اثاثہ جات میں نئی ایکسپلوریشن کیلئے ہے۔ مثال کے طور پر TAL یا پھر سلیمان جو کافی عرصہ پہلے ہمارے سپرد کی گئیں میں 2012 اور 2007 کی قیمتیں رائج ہیں جبکہ ان فیلڈ میں ہونے والی دریافتوں کیلئے نئی قیمتوں کا تعین اس وقت کیا جائے گا جب ان سے پیداوار حاصل کرنا شروع کردیں گے۔ اسی طرح جب ہم موجودہ اثاثہ جات میں ایکسپلوریشن کے ذریعے نئی گیس حاصل کرلیں گے تو تب ہی ہم اس کے زائد قیمت بھی حاصل کرسکیں گے۔ مثال کے طور پر نشپہ (Nashpa) میں ہم نے نئی دریافت کی ہے اور اگر ہم اس سے گیس کی پیداوار کا آغاز کرتے ہیں تو اس پیداوار کیلئے قیمت بھی اچھی ہوگی۔

فواد خان: لیکن میں آپ کی توجہ پاکستان آئل فیلڈ کی پہلی سہ ماہی رپورٹ کی جانب مبذول کروانا چاہوں گا جس میں TAL بلاک کی پروڈکشن کیلئے گیس کی زائد قیمت کی خاطر حکومت سے 34 ملین ڈالر کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

زاہد میر: یہ بھی درست ہے اور یہ میرے مذکورہ بالا بیان کی تائید کرتا ہے۔ حقیقی قیمت کے تعین کا انحصار حکومت کی جانب سے دی گئی آخری تاریخ پر ہوگا۔

فواد خان: فرض کیجئے ہم یہاں مارام زئی کی دریافت کی مثال لیتے ہیں جس سے شائد 2010 یا 2012 میں پیداوار کا آغاز ہوا۔ لہٰذا میری فہم کے مطابق اس مخصوص ڈسکوری یعنی مارام زئی جس سے 2010 میں پیداوارا کا آغاز ہوا پر 2009 کی پالیسی کے تحت زائد قیمت کا اطلاق ہوگا۔ کیا میں یہ ٹھیک کہہ رہا ہوں یا پھر اس کی مزید تشریح کی ضرورت ہے؟

زاہد میر: جی آپ صحیح سمجھے ہیں لیکن مجھے جملہ اضافی معاہدوں جن پر ہم نے دستخط کئے ہیں کے حوالے سے درست تاریخوں کا پتہ نہیں چونکہ ہر معاہدہ ایک الگ تاریخ کو ہوا۔

فواد خان: ٹھیک، ایک اور مسئلے یعنی کیپکس ٹارگٹ (سرمایہ خرچ) کے حوالے سے ایک مختصر سا سوال ہے۔ وہ یہ کہ بظاہر او جی ڈی سی ایل نے اس سال کیپکس پر مبلغ 17 بلین روپے خرچ کئے ہیں لہٰذا تیل کے گرتی ہوئی قیمتوں کے تناظر میں اس مجموعی سال کیلئے آپ کا حدف کیا ہے؟ کیا کمپنی اس سال سے اگلے چند سالوں کیلئے کیپکس کے اس حدف سے باہر نکل جائے گی یا پھر پیچھے چلی جائے گی یا پھر تیل کی گرتی قیمت کے پیش نظر کیپکس کے رہنما اصولوں میں کوئی تبدیلی کرے گی؟

زاہد میر: جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ او جی ڈی سی ایل تلاش کی بہتر سے برتر کی جستجو کے پیش نظر کم قیمت لے رہی ہے۔ ہم وسیع ایکسپلوریشن ایکریج

کے حامل ہیں اور ہم اس کیلئے پر عزم بھی ہیں اور یاد رہے کہ ہمارے ہاں گیس کی اوسطاً قیمت بھی کم ہے۔ ایسے میں گیس کی ہر نئی دریافت زائد قیمت کا موجب بنے گی۔ مثال کے طور پر 50 ڈالر پر ہماری اوسطاً گیس قیمت 2.75 ڈالر کے لگ بھگ ہوگی۔ اب اگر ہم سلیمان بلاک سے گیس پیدا کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور پھر اس گیس کو سسٹم میں شامل کر لیتے ہیں تو اس کیلئے ہمیں قیمت بھی کافی زائد حاصل کر لیں گے۔ لہذا میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں اس کم قیمت کو تلاش کے مزید مواقعوں میں بدلنا ہے۔ اس سال ہم جو کنویں کھودنے کا قصد رکھتے ہیں وہ گزشتہ سال کے مقابلے میں زیادہ ہیں۔ ہم کنٹریکٹرز سے لوئر ریگ ریٹس اور لوئر سسمک کریوریٹ کے فوائد سے مستفید ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لہذا جہاں تک ایکسپلوریشن کا تعلق ہے تو اس کے اخراجات میں کمی نہیں ہے اور ہم بھرپور طریقے سے آگے کی جانب گامزن ہیں۔

فواد خان: جوابات کیلئے آپ کا بہت شکریہ:

آپریٹر: اب ہم اپنا اگلا سوال علی حسین سے لیں گے۔ علی حسین براہ مہربانی آپ بولئے

علی حسین: بہت شکریہ میں بھی وہیں سے شروع کروں گا جہاں سے فواد نے چھوڑا۔ اگر ہم آپ کے نتائج 2P ریزروز کی روشنی میں دیکھیں تو 2012 میں بدلنے والی کوئی بھی شے آپ کے موجودہ اثاثہ جات جو آج آپ کے پاس ہیں کا حصہ نہیں۔ کیا یہ درست ہے؟

زاہد میر: جی ہاں یہ درست ہے۔

علی حسین: بہت شکریہ

آپریٹر: اس وقت مزید کوئی سوال ہمارے پاس موجود نہیں لہذا میں مزید کسی کارروائی یا اختتامی کلمات کیلئے کال واپس اپنے میزبانوں کے حوالے کرتا ہوں۔

زاہد میر: آپ سب لوگوں کا اس تقریب میں شرکت کرنے اور آپ کے بھرپور تعاون کا بہت بہت شکریہ۔ ہم کسی بھی استفسار کیلئے ہمہ وقت حاضر ہیں۔ آپ کسی بھی سوال کے سلسلے میں ہمارے انوسٹر ریلیشن ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ کر سکتے ہیں جس کیلئے آپ کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ ایک مرتبہ پھر آپ سب کا شکریہ اور اللہ حافظ

آپریٹر: خواتین وحضرات یہ تھی آج کی اختتامی کانفرنس کال۔ آپ سب کی تشریف آوری کا بہت بہت شکریہ۔